

تعارف سورۃ الانفال

یہ سورت مدنی ہے، قرآن مجید کے پارہ نمبر ۱۹ اور ۲۰ میں واقع ہے۔ اس کے ۱۰ رکوع اور ۵ آیات ہیں۔ یہ قرآن مجید کی آخری سورت ہے۔ یہ سورت سن 2 بھری میں غزوہ بدر کے فوراً بعد نازل ہوئی۔ اس سورت کا نام سورۃ الانفال اس سورت کی پہلی آیت کے حصے ”یسنلو نک عن الانفال“ سے مانوذ ہے۔ لفظ الانفال ”نفل“ کی جمع ہے جس کے معنی مال غیمت کے ہیں۔ مال غیمتہ مال و اسباب جو کفار سے دوران جنگ یا جنگ کے بعد مسلمانوں کے ہاتھ لگتا ہے۔ اس سورت میں اسلام اور کفر کی پہلی جنگ (غزوہ بدر) کا تفصیلی تبصرہ موجود ہے۔

مضامین سورۃ الانفال

رکوع نمبر: ۱

- مال غیمت کی تقسیم کے احکام
- مؤمنین کی صفات
- نبی ﷺ کی دعا کی قبولیت
- فرشتوں کے ذریعے اہل ایمان کی مدد

رکوع نمبر: ۲

- نیند اور بارش کے ذریعے اہل ایمان کی مدد
- اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی مخالفت کا انعام
- کفار سے مقابلے کی صورت میں ہدایات
- کفار کی طرف کنکریاں پھیکنا

رکوع نمبر: ۳

- اطاعت الہی اور اطاعت رسول ﷺ
- ہدایت (ساعات) سے محروم لوگ
- عذاب الہی کی نوعیت
- اہل ایمان پر احسان
- خیانت کی ممانعت
- مال اور اولاد کے ذریعے آزمائش

رکوع نمبر: ۴

- تقویٰ کے انعامات
- کفار کی چال بازیاں اور اللہ کی منصوبہ بندی
- کفار کی کج شناسی
- کفار کا عذاب کا مطالبہ اور جواب الہی

○ کفار کی بیت اللہ میں عبادت

○ مسجدِ محترم (بیت اللہ) کے حقیقی متولی

○ ناپاک کانجام

رکوں نمبر: ۵

○ کفار کو اللہ کی تسمیہ

○ نتنی دناد کے مکمل خاتمہ تک جہاد کا حکم

○ مالِ نعیمت کی تفہیم کا دوسرا حکم

○ میدانِ بدر میں لشکر اور قافلہ کی جگہ

○ خواب اور حقیقت میں کفار کی تعداد میں کمی

رکوں نمبر: ۶

○ کفار سے مقابلے کی صورت میں ہدایات

○ نزولِ ملائکہ اور شیطان کا رد عمل

رکوں نمبر: ۷

○ اہلِ اسلام کی تیاری اور منافقین کا تباہہ

○ فرشتوں کے ذریعے کفار کو عذاب

○ فرعون اور آں فرعون کی ہلاکت کے اسباب

○ کفار کی جانب سے عہدِ شکنی کی صورت میں طرزِ عمل

رکوں نمبر: ۸

○ دشمن سے مقابلے کے لئے ہمدوقت تیاری

○ صلح اور امن کا حکم

○ اُلفت کی وجہ رحمتِ خداوندی

رکوں نمبر: ۹

○ اہل ایمان کو جہاد کی ترغیب

○ جگلی قیدیوں کے بارے میں نبی ﷺ کو ہدایات

رکوں نمبر: ۱۰

○ جگلی قیدیوں کے بارے میں حکمِ الہی

○ مہاجرین اور انصار کی فضیلت

غزوہ بدر

غزوہ بدر اسلام اور کفر کے درمیان پہلی جنگ ہے جو سن ۲ھ میں میدان بدر میں لڑی گئی۔ یہ بنیادی طور پر اتفاقی معرکہ تھا۔ مسلمانوں کو مکہ میں کفار کی طرف شدید ظلم و تم کا سامنا رہا جس کی وجہ سے آپ ﷺ اور مسلمانوں نے مکہ سے مدینہ بھر کے تھار کی مگر کفار نے مدینہ میں بھی سکون سے نہ رہنے دیا اور مدینہ کے گرد نواحی میں آکر مسلمانوں سے جھٹپیں جاری رکھیں۔ مسلمانوں نے کفار کی جنگی صلاحیت اور مالی حالت کو کمزور کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ایک شاہراہ جو مدینہ کے قریب موجود تھی اس کی ناکہ بندی کا رادہ کیا گیا یہ شاہراہ کفار کے تھار تی قافلوں کی گزراگاہ تھی۔ مکہ سے آنے والے قافلے یہاں سے گزر کر مکہ شام تھار کی غرض سے آتے جاتے تھے۔

مسلمانوں نے ابوسفیان کے تھار تی قافلے کو روکنے کے لئے ۳۳۰افراد کا لشکر تیار کیا۔ آپ ﷺ میں اس لشکر نے جب پیش قدمی کی تو ابوسفیان کو ان کی روائی کی خبر ہو گئی اور اس نے بر قرقفاری کے ساتھ وادی بدر کو عبور کر لیا اور مسلمان اس کو پکڑنے میں ناکام رہے۔ مسلم لشکر نے اس شاہراہ کی ناکہ بندی جاری رکھی۔ کیونکہ ابوسفیان نے تجارت کرنے کے بعد اسی راستے سے واپس مکہ جانا تھا۔ واپسی پر جب ابوسفیان کو اس کی خبر ہوئی اس نے راستہ بدل لیا اور ساتھ ہی ایک سوارکہ والوں کو خبردار کرنے کے لئے روانہ کر دیا۔ جوئی وہ سوارکہ پہنچا اس نے قریش مکہ کو قافلے کے لئے کی جھوٹی خبر پہنچا دی۔ کفار کمک نے آؤ دیکھانہ تا د ابو جہل کی سربراہی میں ایک ہزار مسلم جنگجووں کا لشکر تیار کر کے مسلمانوں کے خاتمے کے لئے مدینہ روانہ کر دیا۔

ادھر مسلمانوں کو ابوسفیان کے فرار اور کفار کے لشکر کی آمد کی خبر بھی پہنچ گئی۔ اب وہ مسلمان جو کمزور قافلے کو لوٹنے کے خواہش مند تھے کفار کے طاقتور لشکر کو دیکھ کر پریشان ہو گئے۔ حضور ﷺ نے مد کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور دعا فوراً قبول ہو گئی۔ ساتھ ہی مسلمانوں پر اللہ نے نیند طاری کر دی تا کہ وہ پر سکون ہو جائیں۔ اس نیند میں اللہ پاک نے مسلمانوں کو کفار کی تعداد کم کر کے دکھائی تا کہ ان کا حوصلہ بڑھایا جاسکے۔ پھر باش بر سائی تا کہ وہ تازہ دم ہو جائیں اور اس باش نے ان سے شیطانی وسوسوں کو دھوڑا للا، دلوں کی مضبوطی اور ثابت قدمی کا باعث بھی بنی۔

جب جنگ شروع ہوئی تو اللہ نے مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتے نازل فرمائے۔ شیطان ان ایک عرب سردار کی صورت میں ابو جہل کے پاس آیا اور اسے اپنی مدد اور کامیابی کی یقین دہانی کروائی۔ مگر جوئی اس نے فرشتے دیکھتے تو بد ہواں ہو کر بھاگا اور ابو جہل سے کہا کہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے میں تو وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ ابو جہل نے پسپائی اختیار نہ کی اور جنگ شروع کر دی۔

مسلمانوں کو اللہ کی طرف سے مدد کا مکمل یقین تھا۔ گھسان کارن پڑا اور ابو جہل سمیت کئی نا می گرامی سردار مارے گئے۔ اللہ نے مسلمانوں کو کفار پر غلبہ عطا فرمایا۔ اور کفار کو شکست ہوئی۔ کئی کافر قیدی بنائے گئے اور باقیوں کو جان کے لالے پڑے گئے اور وہ بھاگ نکلے۔ شکست خورده کفار کافی مقدار میں مال غنیمت پیچھے چھوڑ گئے۔ صحابہ کرام نے مال غنیمت اکھا کرنا شروع کر دیا، جس کے ہاتھ جو آتا وہ اسے اپنی ملکیت سمجھ لیتا۔ اسی وجہ سے مال غنیمت کی تقسیم کے معاملے پر ان کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا۔ اس مسئلے کے حل کے لئے صحابہ کرام نے حضور ﷺ سے رجوع کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سورہ الانفال کی پہلی آیت نازل فرمائی۔ اس آیت مبارکہ میں مال غنیمت کی ملکیت کے بارے میں صحابہ کرام کو آگاہ کر دیا گیا۔

جنگ بدر کا خاکہ

مکان: مدینہ کے جنوب مغرب میں واقع میدان بدر	تاریخ: ۷ ارمندان المبارک سن ۲۵ھ
---	---------------------------------

متحارین

قریش مکہ	مسلمان مدینہ
----------	--------------

جنگی سپاہ مسالار

ابو جبل	حضرت محمد ﷺ
---------	-------------

جنگی لکھر کی تعداد

کفار	مسلمان
۱۰۰۰	۳۱۳

نتائج

۷۰ ہلاکتیں اور ۷۰ قیدیوں کے ساتھ اہل کفر کی گلکست	۱۲ شہادتیں اور اہل اسلام کی فتح
---	---------------------------------

سورہ الانفال میں کثرت سے استعمال ہونے والے اضافی حروف اور الفاظ

بعد میں	بَعْد	سے	مِنْ
پر، اور	عَلَىٰ / فَوْقَ	کون، جو	مَنْ
نہیں	لَيْسَ	جو	لِمَا
تم سب، تمہارا	كُمْ	بے شک، یقیناً	أَنْ
ساتھ	مَعَ / بِ	بے شک، یقیناً	أَنْ
جب (ماضی)	إِذَا	بے شک، یقیناً	إِنَّمَا
جب (حال، مستقبل)	إِذَا	لیکن	لَكَنْ
عتریب (مستقبل قریب) / ابھی	س	وہ (سب) جو	الَّذِينَ
پاس، بزدیک قریب	عِنْدَ	وہ (ایک) جو	الَّذِي
تک، کی طرف	إِلَى	کس، کو	أَيْ
تم (سب)	أَنْتُمْ	نہیں، کیا، جو	مَا
اے	يَا / إِنَّهَا	میں، درمیان	بَيْنَ
یہاں تک کہ	حَتَّىٰ	میں	فِي
شاید تاکہ	لَعْلَ	گویا	كَانَـما
مگر، سوائے	إِلَّا	تحاہ، ہے	كَانَ
حقیقت	قَدْ	نہیں	لَمْ / لَنْ
پھر	ثُمَّ	وہ سب، انکا	هُمْ
یا	أَوْ	إنکا، اپنا	هُنْ
پس تو	ف	کہ دو	فَلْ
طرح، جیسے، تم	كَ	اس سے، اس کے ساتھ	بِهِ
سے، کے بارے میں	عَنْ	اس سے، اس کے ساتھ	بِهَا
وہ/ اُس کا	فَ	ضرور/ بھی	لَ
نہیں	لَا	کیلئے، تاکہ، اس سے	لِـ
اور اگر	وَلَوْ	والا	ذُو
یہ	ذَالِكَ	یہ	أُولَئِكَ
یہ سب	هُوَيَّلَآءِ	تم ہو	كُلُّنَّمْ

سورة الانفال رکوع نمبر: ۱

(آیت نمبر ۱۰۵)

مشقی الفاظ معانی

المعنى	اللفاظ	المعنى	اللفاظ
ابن آپس کے تعلقات درست رکھو	أصلِ خواذاتٍ بینیکُمْ	مال غیرت	الأنفال
ناگواری محسوس کرتے ہیں	كُرِهُونَ	ذرتے ہیں / اذرجاتے ہیں	وَجَلَّ
ایک (مؤنث)	اَخْدِي	وہاںکے جاتے ہیں	يساقونَ
تم فریاد کرتے ہو	تَشْغِيْثُونَ	جز	ذَإِزْ
بغیر اسلحہ اور قوت کے	غَيْرِ ذاتِ الشُّرُكَةِ	لگاتاراً نے والے	مزِّدِيفِينَ

لفظی اور سماح اورہ ترجمہ

يَسْأَلُونَكَ	عَنِ الْأَنْفَالِ	قُلِّ	الْأَنْفَالُ	اللَّهُ	وَالرَّسُولُ	فَاتَّقُوا
دریافت کرتے ہیں تم سے	مال غیرمت کے بارے میں	کہ دو	مال غیرمت	اللہ کا	اور رسول کا	پس ڈروم
(اے محمد ﷺ! امبلوگ) تم سے مال غیرمت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کیا حکم ہے) کہ مال غیرمت خداوراں کے رسول کا مال ہے تو خدا سے						ڈرو
اللَّهُ	وَأَصْلِحُوا	ذَاتَ بَيْنِكُمْ	وَأَطْبِعُوا	اللَّهُ	وَرَسُولُهُ	إِنْ
اللہ سے	اور صلح رکھو	آپس کے (معاملات) میں	اور اطاعت کرو	اللہ کی	اور اس کے رسول کی	اگر

اور آپس میں صلح رکھو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اُس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلو) (۱)

ذکر الله	إذا	الذين	المؤمنون	إنما	مؤمنين(1)	كثشم
ذکر کیا جائے اللہ کا	جی	وہ لوگ	مومن	حقیقت ہے کہ	مومن	ہو تم

مومکن تر و ہر کے جس خدا کا ذکر کیا جاتا ہے

وَجْهَتْ	فَلَوْبِهِمْ	وَإِذَا	ثَلِيثْ	عَلَيْهِمْ	أَيْنَهْ	رَأَدْهُمْ
ڈرانے کے دل ان کے ورجھائیں	زیادہ ہو جائے ان کا زیادہ	اور جب	یہ ہی جائیں انکے سامنے	اس کی آئیں	بے ایسے	بے ایسے

تو اُن کو دل اور رہا تے ہے، اور جس انھیں اُنکے آئینے، بڑھ کر سناؤ جائی ہے۔

الصلة	يقيّمون	الذين	يَوْمَ الْقُرْبَانِ (2)	زَيْهُمْ	وَعْلَى	إيمان
ثماز	قامُوكُرٰتے ہیں	جو لوگ	بھروسہ کرتے ہیں	یور و گارائے	اور یہ	ایمان

تو ان کا بیمان اور بڑھ جاتا ہے، اور وہ انسنے بروڈگار برپھر و سر کھتے ہیں (2) (اور) وہ جو نماز بڑھتے ہیں

وَمَا	رَزْقُهُمْ	يَنْفَقُونَ	أُولَئِكَ	هُمْ	الْمُؤْمِنُونَ	حَفَّا
اوراں میں جو	رزق دیا ہم نے ان کو	خرج کرتے ہیں	بھی (لوگ) ہیں	وہ	مومن	سے

اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں) (3) یہی سچے مومن ہیں،

لَهُمْ	"دَرْجَتٍ"	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَمَغْفِرَةً	وَرِزْقًا	كَرِيمٌ (4)
اُنَّكُمْ لِي	درجے ہیں	پاس	اور بخشش	اور رزق	پروردگاران کے	عزت

اور ان کے لیے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔ (4)

جِس طرح	نکالا تھے	تیرے رب نے	تیرے گھر سے	حق کے ساتھ	اور حقیقت	ایک جماعت
کما	آخر جگ	زنگ	مشتبیہ	بالحق	وان	فِي نِقَا

(ان لوگوں کو اپنے گھروں سے اسی طرح نکالنا چاہیے تھا) جس طرح تمہارے پروردگار نے تم کو تدبیر کی ساتھ اپنے گھر سے نکالا اور (اُس وقت) ایک جماعت

مُؤْمِنُونَ مِنْ	نَا خُوشَتْهِ	بِحَجْرَتِهِ	بِحَجْرَتِهِ تَحْتَهُ	بِحَقِّ الْمُحَاجِنَاتِ	يَحَادِلُونَكَ	فِي الْحَقِّ	بَعْدَمَا	تَبَيَّنَ	كَانُوا
مُؤْمِنُونَ مِنْ	مُؤْمِنُونَ مِنْ	مُؤْمِنُونَ مِنْ	مُؤْمِنُونَ مِنْ	مُؤْمِنُونَ مِنْ	مُؤْمِنُونَ مِنْ	مُؤْمِنُونَ مِنْ	مُؤْمِنُونَ مِنْ	مُؤْمِنُونَ مِنْ	مُؤْمِنُونَ مِنْ

مُؤْمِنُونَ کی ناخوش تھی) (5) وہ لوگ حق بات میں اس کے ظاہر ہوئے پہچھے تم سے جھوٹ نے لے گویا

يَسَافِرُونَ	إِلَى الْمَوْتِ	وَهُمْ	وَأَذْ	يَعْذِذُكُمْ	الله	كَانُوا
وَكُلِيلٌ جَارٌ هُنَّ	مُوْتَ كِي طرف	اوْرُوه	دِكْهُرٌ هُنَّ	اوْرُجَب	وَعْدَهُ كَرْتَاحَامٌ	هُنَّ

موت کی طرف دھکیلے جاتے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہیں) (6) اور اُس (وقت کو یاد کرو) جب خدا تم سے وعدہ کرتا تھا

إِلَهَى	الْطَّاغِيَّاتِ	أَنَّهَا	لَكُمْ	وَتَوْذُنَ	أَنَّ	غَيْرَ
اَيْك	دُوْرُو ہوں میں	کوہ	تمہارے لیے	اور تم چاہتے تھے	کر	بِغَيْرِ

کہ (ابوسفیان اور ابو جہل کے) دو گروہوں میں سے ایک گروہ تمہارا (مسخر) ہو جائے گا اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ

ذَاتُ الشُّوَكَةِ	لَكُمْ	ثَكُونُ	أَنَّهَا	لَكُمْ	وَتَوْذُنَ	أَنَّ	غَيْرَ
اسْلَمْ يَا شَان و شوکت کے بغیر	تمہارے لیے	ہو جائے	کوہ	تمہارے لیے	چاہتا تھا	کر	بِغَيْرِ

بے (شان و شوکت) (یعنی (بے تھیمار) ہے وہ تمہارے ہاتھ آجائے اور خدا چاہتا تھا کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھے

الْحَقُّ	بِكَلْمَتِهِ	لِيَحْقُ	وَيُقْطَعُ	دَاهِرٌ	الْحَقُّ	لَكُمْ	وَتَوْذُنَ	أَنَّ	غَيْرَ
حق کو	ساتھ باتوں اپنی کے	اور کاٹے	جز	کافروں کی	تاکہ ق کر دے	دین کو یا حکم کو	کافروں کی جڑ کاٹ (کرچینک) دے	7 تاکہ حق کو حکم	اوپر کافروں کی جڑ کاٹ (کرچینک) دے

اور کافروں کی جڑ کاٹ (کرچینک) دے) (7 تاکہ حق کو حکم

وَيُنْبَطَلَ	الْبَاطِلُ	وَلَزْ	كِرَهَ	أَذْ	الْمُجْرِمُونَ	أَذْ	تَسْتَغْيِيْفُونَ	بِالْفِ	مِنَ الْمُلْكَةِ
اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے، گوشرک ناخوش ہی ہوں) (8 جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے	باطل کو	اوْرَأَجْزَهُ	مجرم یا شرک	جب	مُدْكُرُوں گا تمہاری	کہ میں	اوْرَأَجْزَهُ	کے میں	اوپر قبول کیا اس نے

تو اُس نے تمہاری ذعا قبول کری (اور فرمایا) کہ (تسلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے

اَنْ	فَاسْتَجَابَ	لَكُمْ	مِنْهُمْ	أَنَّ	بِالْفِ	تَسْتَغْيِيْفُونَ	أَذْ	الْمُجْرِمُونَ	أَذْ
اپنے رب سے	فرشتوں سے	ساتھ ہزار	کے میں	تمہارے لیے	اوپر قبول کیا اس نے				

مُزَدِّفِينَ) (9	وَمَا جَعَلْتَهُ	اللَّهُ	إِلَّا	مَكْرُورًا	بَشَرًا	وَلَقَطَمَنَّ	يَهُ
لَكَ تَارَانَ وَالَّى	أُولَئِنَى بَنِي اسْ	اللَّهُ	إِلَّا	مَكْرُورًا	بَشَرًا	وَلَقَطَمَنَّ	يَهُ

جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مذکوریں گے) (9!) اور اس مذکور کو خدا نے محض بشارت بنایا تھا کہ تمہارے دل اس سے اطمینان حاصل کریں

وَلَمْ يَحْمِلْ	أَوْلَادَهُ	إِنَّ	مِنْ عِنْدِ اللَّهِ	النَّصْرُ	وَمَا	قُلُوبُكُمْ	اللَّهُ
وَلَمْ يَحْمِلْ	أَوْلَادَهُ	بِثَنْكٍ	اللَّهُ كَيْ طَرْفَ سَ	مَدْ	أَوْلَادَهُ	وَلَمْ يَحْمِلْ	اللَّهُ

اور مذکور اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ بے شک خدا

غَلِيلٌ	حَكِيمٌ
غَالِبٌ	حَكْمَتُ وَالْإِلَهُ

غالب حکمت والا ہے۔) (10)

آیات کے مقاصیم

آیت نمبر 1

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَرَسُولُهُ

ترجمہ: (اے محمد ﷺ مجاہدوں) تم سے غیمت کے مال کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (کہ کیا حکم ہے) کہہ دو کہ مال غیمت خدا اور اس کے رسول ﷺ کا مال ہے۔

مفہوم:

اس آیت میں مال غیمت کی تقسیم کے معاملے پر احکامات بیان ہوئے ہیں۔ اسلام سے قبل مال غیمت کی تقسیم کا کوئی باقاعدہ طریقہ مقرر نہیں تھا اس لئے جنگوں میں مال غیمت جس کے قبضے میں آ جاتا تھا وہی اس کا مالک ہوتا تھا۔ اسی وجہ سے مال غیمت کی تقسیم کے معاملے پر لا ای جھگڑے برپا ہوتے تھے۔ غزوہ بدر میں کفار کو بدترین شکست ہوئی۔ اور کثیر مقدار میں مال غیمت مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔ چونکہ اسلام قبول کرنے کے بعد ان لوگوں کو بھی بار پر چم اسلام کے نیچے لڑنے کا اتفاق ہوا تھا۔ اس لیے انہیں جنگ کے ضابطے کا علم نہ تھا۔ اور مال غیمت میں جو کسی کے ہاتھ لگا گا وہ اسے اپنا مال سمجھ بیٹھا تھا۔ مسلمان مجاہدین میں مال غیمت کی تقسیم پر اختلاف پیدا ہو گیا۔ صحابہ کرام نے حضور ﷺ کے سامنے اس معاملے کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر یہ آیت نازل کی۔ اس میں اہل ایمان کو یہ واضح کر دیا گیا کہ مال غیمت کے حقیقی مالک اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہیں۔ یہ ان کی مرضی ہے کہ وہ مال غیمت کو کن لوگوں میں اور کس مقدار میں تقسیم کرتے ہیں۔

فَاتَّقُوا اللَّهُ وَأَصْلِحُوا ذَرَاتَكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّ كُنْشَمْ مُؤْمِنِينَ

ترجمہ: تو خدا سے ڈراؤ رہا ہیں میں صلح رکھو۔ اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں اہل ایمان کو اللہ سے ڈرتے رہنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور ساتھ ہی مال غیمت کی وجہ سے پیدا ہونے والے جھگڑے سے اجتناب کر کے آپس میں صلح رکھنے کا حکم دیا گیا۔ مومن کی پہچان اللہ تعالیٰ کے احکامات کی فرمابرداری ہے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو مومن کہتا ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت بھی کرتا ہو۔ اس لئے یہاں یہ حکم بھی دیا جا رہا ہے کہ اگر یہ واقعی ایمان والے ہیں تو انہیں چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی

اطاعت کریں۔

آیت نمبر 2

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجْلَتْ قُلُوبُهُمْ

ترجمہ: مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈرجاتے ہیں

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں مومنین کی یہ صفت بیان کی جا رہی ہے کہ جب ان کے تنازعات کے درمیان اللہ کا ذکر کرایا اس کا حکم آجائے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور وہ کاتپ اٹھتے ہیں، اللہ کی یاد سے قہر ہراتے رہتے ہیں۔ اللہ کا ذر ان میں سایا ہوا ہوتا ہے اسی وجہ سے نہ حکم کے خلاف کرتے ہیں نہ مع کئے ہوئے کام کو کرتے ہیں۔ اگر کوئی برائی سرزد ہو بھی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے اپنے گناہ سے استغفار کرتے ہیں۔

وَإِذَا ثَلِيثٌ عَلَيْهِمْ يَقِنَّهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا

ترجمہ: اور جب انہیں اسکی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں مومنوں کی یہ صفت بیان کی جا رہی ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کے قرآن میں سے احکام پر بنی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ مکمل طور پر اس کی اطاعت کرتے ہیں جس سے ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان ایک ہی حالت پر نہیں رہتا بلکہ اللہ کی فرمانبرداری سے اس میں اضافہ اور اس کی نافرمانی سے اس میں کمی واقع ہوتی رہتی ہے۔

وَعَلَى زَيْنِهِمْ يَنْتَهُ كُلُونَ

ترجمہ: اور وہ اپنے پروگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں مومنین کے بارے میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جس کام کا انہیں حکم دیا جاتا ہے وہ اس کو پورا کرنے کے لئے تمام وسائل کا استعمال کرتے ہیں مگر ان کا بھروسان وسائل پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ اپنی پوری کوششوں کے بعد وہ اس کام کے انجام اور نتیجہ کو اللہ تعالیٰ کے پردرکر دیتے ہیں۔ گویا مومنین سچے دل سے اللہ پر مکمل بھروسہ رکھتے ہیں۔

آیت نمبر 3

الَّذِينَ يَقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمَنَازِلَ قُنْهُمْ يَنْفِقُونَ

ترجمہ: اور وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

مفہوم:

اس آیت مبارک میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ سچے مومن وہ ہیں جو ایمان لانے کے بعد محبت الہی کی عملی شکل اطاعت کو اپناتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کو رزق دیا ہے وہ اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ زکوٰۃ و صدقات، غرباء و مساکین کی مدد کرنا ان کا شیوه ہے جانا

ہے۔ اللہ کے لئے خاوت کرتے ہیں تاکہ اس کی رضا حاصل کر سکیں۔

آیت نمبر 4

أَولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقَّاً طَلَهُمْ دَرْجَتُهُمْ وَمَغْفِرَةً وَرِزْقًا كُلِّيْنِم٥

ترجمہ: یہی سچے مونمن ہیں اور ان کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمائبردار بندوں کے لیے انعام کا ذکر فرمایا ہے۔ یقیناً کامل ایمان والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند درجات ہوں گے، بخشش اور عزت کی روزی بھی۔ پس سچے مونمنوں کو اللہ تعالیٰ اعلیٰ درجات اور گناہوں سے بخشش کے ساتھ باعزت رزق عطا کرے گا۔ مگر درجات و مرتب کا دار و مدار مسلمان کے اپنے کردار اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر ہے۔ اس لئے اہل ایمان کو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی فرمائبرداری اختیار کرنی ہوگی پھر آخرت میں اچھے بدے کے امید رکھنی ہوگی۔

آیت نمبر 5

كَمَا آخِرَ جَنَاحَكَ زَبَكَ مِنْ بُيْتِكَ بِالْحَقِيقِ وَإِنَّ فِرِيقَاهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكُلِّهُوْنَ5

ترجمہ: (ان لوگوں کو اپنے گھروں اس طرح لکھنا چاہیے تھا) جس طرح تمہارے پروردگار نے تم کو تدبیر کے ساتھ اپنے گھر سے نکالا اور اس وقت مونمنوں کی ایک جماعت ناخوش تھی۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جنگ پدر کے بارے میں صحابہ کرامؐ سے مشورہ کیا تو اس وقت بعض مسلمانوں کو گراں گزرا۔ مسلمانوں کی یہ جماعت کفار سے جنگ کرنے پر آمادہ نہ تھی۔ اسلام کی سچائی اور حقانیت ان لوگوں کے سامنے تھی مگر یہ لوگ ایسی اور طے شدہ چیز میں پس و پیش کر رہے تھے اور جھیٹ کھال رہے تھے جو اللہ کو پسند نہ تھیں۔ ابو جہل کے لشکر سے مقابلہ کرنا ان کو اس قدر تکلیف و محosoں ہوا کہ وہ دبے الفاظ میں ناپسندیدگی کا اظہار کرنے لگے۔ اس کیفیت کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ ہم جنگ کی غرض سے نہیں نکلنے ہماری تیاری ہے اور نہ ہی اتنا جنگی ساز و سامان موجود ہے کہ ڈھمن کا مقابلہ کر سکیں۔

آیت نمبر 6

يَجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِيقِ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَانَ مَا يَسْأَفُونَ إِلَى الْمُؤْمِنِ وَهُمْ يَنْظَرُونَ5

ترجمہ: وہ لوگ حق باتیں میں اس کے ظاہر ہوئے پیچے تم سے جھگڑنے لگے۔ گویا موت کی طرف دھکیلے جاتے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہیں۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جب صحابہ کرامؐ سے جنگ کے حوالے سے مشورہ کیا گیا تو ان میں سے بعض نے جواب میں اپنی کمزوری اور پست ہمتی کا اظہار کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ سے بحث و تکرار کرنے لگے۔ وہ ناپسندیدگی کا اظہار یوں کر رہے تھے جیسے موت ان کی آنکھوں کے سامنے ہوا اور

زبردستی اُن کو اس کی طرف دھکیلا جا رہا ہو۔ صحابہ کرام نے اگرچہ کوئی نافرمانی نہیں کی تھی مگر رسول ﷺ کے ساتھیوں سے اُسی رائے کا اظہار بھی ان کے مقام بلند کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسند تھا اس لئے اس آئیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اظہار ناراضی کیا گیا۔

آیت نمبر 7

وَإِذْ يَعْذِذُكُمُ اللَّهُ أَخْدِي الطَّा □ نَفْتَنِ أَنَّهَا لَكُمْ

ترجمہ: اور (اس وقت کو یاد کرو) جب خاتم سے وعدہ کرتا تھا کہ (ابوسفیان اور ابو جبل کے) دو گروہوں میں ایک گروہ تمہارا (محشر) ہو جائے گا۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنا وعدہ یاد کروایا جس میں ابوسفیان کے تجارتی قافلے یا ابو جبل کے جنگی لشکر پر فتح کی خوشخبری دی گئی تھی۔ بنیادی طور پر مسلمان ابوسفیان کے تجارتی قافلے کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے مدینہ منورہ سے نکلے تھے۔ مگر ابوسفیان کو خبر ہو گئی اور اس نے اپنے قافلے کا زخم بدل دیا اور اصل شاہراہ کے بجائے فرار کا راستہ اختیار کیا۔ اب ابو جبل سے مقابلے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا تو مسلمانوں کو جنگ کی تیاری کا حکم دیا گیا۔

وَتَوَذَّنُ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشُّوَكَةِ تَكُونُ لَكُمْ

ترجمہ: اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلے بے شان و شوکت (یعنی بے تھیار) ہے وہ تمہارے ہاتھ آ جائے۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ ابو جبل کی آمد کی خبر سن کر حضور ﷺ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ دو گروہوں میں سے کس سے مقابلہ کیا جائے۔ مغلص صحابہ کرامؓ نے بڑے پر جوش انداز میں مسلح گروہ کو اختیار کرنے اور ان کے خلاف لڑنے اور جہاد کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ اور اس کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کا اعلان و اظہار کیا۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ مسلح گروہ کے بجائے تجارتی قافلے کے غیر مسلح گروہ کو اختیار کیا جائے تاکہ خطرات اور مشکلات سے سامنانہ کرنا پڑے اور سامان تجارت پر آسانی سے قبضہ ہو جائے۔

وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحَقَّ الْحَقُّ بِكَلِمَتِهِ وَيُنْقَطِعَ دَابِرُ الْكُفَّارِينَ

ترجمہ: اور خدا چاہتا تھا کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھ کر کافروں کی جڑ کاٹ کر (چینک) دے۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں ابو جبل کے جنگی لشکر سے لڑنے کی وجہ بیان جا رہی ہے کہ کفار کے جنگی لشکر سے اہل ایمان جنگ کریں اور اللہ کی نصرت سے وہ جیت جائیں۔ کیونکہ کافروں کی جڑ اور ان کے شر و فساد کا مرکز اس وقت کفار قریش ہی تھے۔ اور ان کو کاٹ دینے اور ان کی کمر توڑ دینے کا مطلب اس وقت تمام کافروں کی جڑ کاٹ دینے اور ان کی کمر توڑ دینے کے مترادف تھا۔ یہ امر اس لئے بھی ضروری تھا کہ اس طرح حق کا پھیلانا آسان ہو جائے جو کہ نبوت کا اصل اور حقیقی مقصد ہے۔

آیت نمبر 8

لِيُحَقَّ الْحَقُّ وَيُنْبَطَلَ الْبَاطِلُ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝

ترجمہ: تاکہ حق کو حق اور جھوٹ کو جھوٹ کر دے۔ گوشرک نا خوش ہی ہوں۔

مفہوم:

اس آیت میں ان صحابہؓ کے بارے میں بتایا جا رہا ہے جو چاہتے تھے کہ تجارتی قافلہ پر حملہ ہو، تاکہ لڑے بغیر بہت سامال ہاتھ آ جائے لیکن خدا کی مرضی یہ تھی کہ مسلمانوں کے چھوٹے اور کمزور لشکر کو کفار کے بڑے لشکر سے لڑایا جائے تاکہ وہ اپنے فرمان کے ذریعے حق کو حق کر دکھائے اور جھوٹ کو جھوٹ ثابت کر دے۔ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ اہل اسلام حق کے علمبردار ہیں، وہ جس رب کو مانتے ہیں وہ ہر حال میں ان کی مدد کرے گا۔ اور کفار جھوٹ اور کفر کے

علمبردار ہیں وہ جن بتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ کسی صورت اُن کی مدنیت کر سکتے۔ یہ بات کفار کے لئے کافی ناگواری کا باعث تھی۔

آیت نمبر ۹

إذْ تَسْتَعِيثُونَ زَبَّكُمْ فَاسْتَجِابَ لَكُمْ آتَيْ مِمْدُ كُمْ بِالْفِيْ مِنَ الْمَلِكَةِ مُزْدَفِيْنَ ۵

ترجمہ: جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ (تلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے۔

مفہوم:

جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ تھی جب کہ کافر ایک ہزار کے قریب تھے اور پھر مسلمان تھے اور بے سروسامان تھے جب کہ کافروں کے پاس اسلحہ کی بھی فروانی تھی ان حالات میں مسلمانوں کا سہارا صرف اللہ کی ذات ہی تھی جس سے وہ گزر گذا کر مدد کی فریادیں کر رہے تھے۔ روز بدر رسول کریم ﷺ نے دیکھا کہ مشرکین کی تعداد ایک ہزار ہے اور آپ کے اصحاب تین سوتیرہ تھے تو آپ ﷺ طرف متوجہ ہوئے اور اپنے مبارک ہاتھ پھیلا کر اپنے رب سے یہ دعا کرنے لگے، ”یا رب جو تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے پورا کر یا رب جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا عنایت فرماء، یا رب اگر تو اہل اسلام کی اس جماعت کو ختم کر دے گا تو زمین میں تیری پرستش نہ ہوگی۔“ اسی طرح حضور ﷺ دعا کرتے رہے یہاں تک کہ کندھے مبارک سے چادر مبارک اتر گئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور چادر مبارک جسم اقوس پر ڈالی اور عرض کیا یا نبی اللہ آپ ﷺ کی مناجات اپنے رب کے ساتھ کافی ہوئی، وہ بہت جلد اپنا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ جس میں ایک ہزار فرشتوں کی آمد کی خوشخبری دی گئی۔

آیت نمبر ۱۰

وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بَشَرًا وَلَتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُنَّكُمْ

ترجمہ: اور اس مدد کو خدا نے محض بشارت بنایا تھا کہ تمہارے دل اس سے اطمینان حاصل کریں۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جب مسلمانوں کو بدر کے دن یہ خبر پہنچی کہ اب جبل ایک ہزار فوج لے کر آر رہا ہے تو اس خبر سے مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لئے ایک ہزار فرشتوں کا لشکر بھیج دیا۔ مسلمانوں کے لئے یہ مدد خوبخبری ثابت ہوئی۔ اگر فرشتوں کی آمد نہ ہوتی تو وہ اپنے سے تین گناہ کافروں کا مسلح لشکر دیکھ کر حوصلہ چھوڑ بیٹھتے، یہ اطلاع فقط اہل ایمان کا حوصلہ ہڑھانے اور انہیں ثابت قدم رکھنے کی وجہ سے دی گئی تھی۔

وَمَا النَّظَرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

ترجمہ: اور مدد تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پیش کردہ نماذل حکمت والا ہے۔

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں مسلمانوں کو اور باقی انسانیت کو یہ باور کرایا جا رہا ہے کہ جو مدد بھی انہیں سے ملتی ہے خواہ ظاہری صورت ہو یا مخفی انداز سے سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ کیونکہ تمام طرح کی قوتیں اور طاقتیں کا سرچشمہ اللہ ہی کی ذات ہے۔ فرشتوں کے ذریعے مدد بھی اسی کی طرف سے تھی۔ اسی طرح

باقی انسانیت کو بھی پیغام دیا جا رہا ہے کہ جو اللہ پر ایمان ل آتے ہیں اور اسی کی فرمائیں گزارتے ہیں، مشکل گھری میں وہ انہیں بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ اور اللہ ہی ہر شے پر غلبہ رکھتا ہے اور سب سے زیادہ حکمت و دنائی رکھتا ہے۔

کشیر الانتخابی سوالات کے جوابات

تعارف سورہ الانفال کے سوالات

- 1- سورہ الانفال کی آیات میں۔
 (لاہور بورڈ 2008ء، 2015ء، 2014ء، 2009ء، 2009ء)
 (الف) 55
 (ب) 65
 (ج) 75
 (د) 85
- 2- سورہ الانفال میں کتنے رکوع ہیں؟
 (لاہور بورڈ 2014ء، گوجرانوالہ بورڈ 2015ء)
 (الف) 12
 (ب) 10
 (ج) 9
 (د) 11
- 3- سورہ الانفال سورت ہے۔
 (الف) مدنی
 (ب) کمی
 (ج) کمی مدنی
 (د) کوئی بھی نہیں
- 4- سورہ الانفال میں ذکر ہے غزوہ:
 (لاہور بورڈ 2008ء، 2010ء)
 (الف) بدر کا
 (ب) احمد کا
 (ج) احزاب کا
 (د) فتح مکہ کا
- 5- غزوہ بدر اسلام کی جگہ تھی:
 (لاہور بورڈ 2004ء)
 (الف) پبلی
 (ب) دوسرا
 (ج) تیسرا
 (د) چوتھی
- 6- غزوہ بدر میں مسلمان تھے۔
 (گوجرانوالہ 2008ء، لاہور بورڈ، 2008ء)
 (الف) 213
 (ب) 313
 (ج) 413
 (د) 513
- 7- جگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتے بیسیجے۔
 (لاہور بورڈ 2007ء، 2009ء، 2009ء، 2011ء)
 (الف) ایک ہزار
 (ب) دو ہزار
 (ج) تین ہزار
 (د) چار ہزار
- 8- قریش کے تجارتی قافلے کا سردار کون تھا؟
 (الف) ابو جبل
 (ب) حضرت ابو سفیان
 (ج) امیہ بن خلف
 (د) ابو لہب
- 9- کی لکھر کا کماٹ راجحیف کون تھا:
 (الف) ابو جبل
 (ب) حضرت ابو سفیان
 (ج) امیہ بن خلف
 (د) ابو لہب
- 10- غزوہ بدر میں مسلم فوج کے کماٹ ر تھے۔
 (الف) حضرت ابو بکر
 (ب) حضرت عثمان
 (ج) حضرت محمد
 (د) حضرت ابو ہریرہ
- 11- سورہ الانفال کے پہلے رکوع میں کس غزوہ پر تبرہ کیا گیا۔
 (لاہور بورڈ 2016ء)
 (الف) غزوہ توبک
 (ب) غزوہ حسین
 (ج) غزوہ جنین
 (د) غزوہ بدر

مشقی الفاظ معانی کے سوالات

(لاہور بورڈ 2009، 2014)

- 12۔ الائچال کا معنی ہے:
 (الف) فوائد (ب) قیدی (ج) مال غیرت (د) تحائف

اصلی خواذات بینکم کا معنی ہے:

- (الف) اپنے آپس کے تعلقات درست رکھو
 (ب) صالح بنو
 (د) مذکرو
 (ج) قافلہ

اصلی خواذات بینکم کا معنی ہے:

- (الف) آپس میں صلح رکھو
 (ب) صالح بنو
 (د) مذکرو

(لاہور بورڈ 2014)

- 15۔ وَجْلَتِ کا معنی ہے:
 (الف) ڈر جاتے ہیں (ب) لڑتے ہیں (ج) وہ کھاتے ہیں (د) بھاگ جاتے ہیں

وَجْلَتِ کا معنی ہے:

- (الف) ڈر جاتے ہیں (ب) لڑتے ہیں (ج) کھاتے ہیں (د) لڑتے ہیں

کُرِھُونَ کا معنی ہے:

- (الف) بڑے دشمن (ب) بہت محبت کرنے والے (ج) ناگواری محسوس کرنے والے (د) کفر کرنے والے

(لاہور بورڈ 2014)

- 16۔ کُرِھُونَ کا معنی ہے:
 (الف) بڑے دشمن (ب) بہت محبت کرنے والے (ج) ناخوش ہونے والے (د) کفر کرنے والے

نِسَاقُونَ کا معنی ہے:

- (الف) وہ بالائے جاتے ہیں (ب) وہ مُلاعے جاتے ہیں (ج) یہ باکے جاتے ہیں (د) وہاکے جاتے ہیں

اخدی کا معنی ہے:

- (الف) دو (ب) ایک بزار (ج) ایک (د) ایک گروہ

21۔ ذاہر کا معنی ہے:
 (الف) کتابیں (ب) پتا (ج) جڑ (د) ایک

تَسْغِيْلُونَ کا معنی ہے:

- (الف) میں نے فریاد کی (ب) تم فریاد کرتے ہو (ج) اس نے فریاد کی (د) تم نے فریاد کی

23۔ مزدفین کا معنی ہے:

(الف) مل کر آنے والے (ب) لگاتار آنے والے (ج) کبھی نہ آنے والے (د) لگاتار جانے والے

- 24 - مزدفین کا معنی ہے:

- (الف) ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے
(ج) کبھی نہ آنے والے
(د) لگاتار جانے والے

- 25 - غیر ذات الشوکة کا معنی ہے:

- (الف) بغیر ساتھیوں کے (ب) بے تھیار
(ج) بغیر بھائی چارے کے (د) بغیر رواداری کے

- 26 - غیر ذات الشوکة کا معنی ہے:

- (الف) بغیر ساتھیوں کے (ب) بغیر اسلحے کے
(ج) بغیر بھائی چارے کے (د) بغیر رواداری کے

- 27 - غیر ذات الشوکة کا معنی ہے:

- (الف) بغیر ساتھیوں کے (ب) بغیر کائنے کے
(ج) بغیر بھائی چارے کے (د) بغیر رواداری کے

- 28 - غیر ذات الشوکة کا معنی ہے:

- (الف) بغیر ساتھیوں کے (ب) بغیر قوت کے
(ج) بغیر بھائی چارے کے (د) بغیر رواداری کے

- 29 - غیر ذات الشوکة کا معنی ہے:

- (الف) بغیر ساتھیوں کے (ب) بے شان و شوکت
(ج) بغیر بھائی چارے کے (د) بغیر رواداری کے

بامحاورہ ترجمہ کے سوالات

- 30 - مجہد لوگ آپ ﷺ کے کس چیز کے بارے میں سوال کرتے تھے؟ (گجرانوالہ 2015)

- (الف) مال غیمت (ب) زکوٰۃ (ج) حج (د) روزہ

- 31 - مال غیمت:

- (الف) فرشتوں کا مال ہے (ب) مجہدین کا مال ہے (ج) رسول کا مال ہے (د) اللہ اور اس کے رسول کا مال خدا اور اس کے رسول کا ہے۔

- 32 - (الف) مال و دولت (ب) مال غیمت (ج) اچھا تعلق (د) فرمان

مومن وہ ہیں جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو انکو دل:

- 33 - (الف) رُک جاتے ہیں (ب) ڈرجاتے ہیں (ج) بڑھ جاتے ہیں (د) کمزور ہو جاتے ہیں

اللہ نے سچے مومنوں کے لیے جنت میں چاہ کر کھاہے:

- (الف) بخشش اور عزت کی روزی (ب) انعام و اکرام (ج) پھل اور میوے (د) مال و دولت

جب انہیں اس کی آئینی پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو انکا اور بڑھ جاتا ہے۔

- 35 - (الف) ایمان (ب) یقین (ج) رتبہ (د) ڈر

اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

(الف) عبارت گزار (ب) یہ لوگ

(ج) مومن (د) جہاد کرنے والے

- 37 - خاچاہتا ہے کہ اپنے فرمان سے قائم رکھ۔

- 38۔ خدا چاہتا ہے کہ اپنے فرمان سے کافروں کی کاٹ دے۔

(الف) دہشت (ب) طاقت (ج) بنیاد (د) جز

- 39۔ جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اُس نے قول کر لی۔

(الف) معانی (ب) دعا (ج) قربانی (د) اچھائی

- 40۔ اور اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

(الف) مدد (ب) رہنمائی (ج) بخشش (د) تعریف

اضافی سوالات

- 41۔ سورہ الانفال میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفات بیان کی ہیں: (لاہور بورڈ 2010ء 2015ء)

(الف) ۶ (ب) ۵ (ج) ۳ (د) ۲

- 42۔ الطائفین سے مراد ہے:

(الف) ابو جہل کا گروہ (ب) ابوسفیان کا گروہ (ج) ابو جہل کا گروہ (د) ب اور ن

- 43۔ غزوہ بدرا میں فرشتے کس اندازے نازل ہوئے؟

(الف) کفار پر تیر مارتے ہوئے (ب) لگ تار

- 44۔ مال غنیمت کے معاملے پر الجھنے والوں کو درس دیا گیا؟

(الف) وفاداری کا (ب) اللہ سے ذرنا کا (ج) بھائی چارے کا (د) محبت کا

- 45۔ مال غنیمت کے معاملے پر الجھنے والوں کو درس دیا گیا؟

(الف) وفاداری کا (ب) آپس میں صلح کا (ج) بھائی چارے کا (د) محبت کا

- 46۔ غزوہ بدرا میں اللہ نے مسلمانوں سے دو گروہوں میں سے کس گروہ کی تغیر کا وعدہ کیا تھا؟

(الف) ابو جہل کا گروہ (ب) ابوسفیان کا گروہ (ج) دونوں میں سے کسی ایک (د) کوئی نہیں

- 47۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ تم تسلی دے دو:

(الف) کافروں کو (ب) مشرکوں کو (ج) مومنوں کو (د) منافقوں کو

- 48۔ المجرمون سے مراد ہے:

(الف) دریافت (ب) مفتریں (ج) بعدہ (د) مشرک

کشیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	ب	2	ب	3	الف	4	الف	5	الف	6	الف	7	ب	8	الف	9	الف	10	ج
11	د	12	ب	13	الف	14	الف	15	الف	16	الف	17	ج	18	ج	19	ج	20	ج
21	ب	22	ب	23	ب	24	الف	25	ب	26	ب	27	ب	28	ب	29	ب	30	الف
31	د	32	ب	33	ب	34	الف	35	ب	36	ب	37	ب	38	د	39	ب	40	الف

سوالات کے مختصر جوابات

تعارف سورہ الانفال

(لاہور بورڈ 2007ء)

س ۱۔ سورہ الانفال کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج۔ سورہ الانفال کی وجہ تسمیہ

اس سورت کا نام سورہ الانفال اس سورت کی پہلی آیت کے حصے "یسْلُونَكُ عنِ الْأَنْفَالَ" سے مأخوذه ہے۔ لفظ الانفال "انفل" کی جمع ہے جس کے معنی "مال غنیمت" کے ہیں۔ مال غنیمت وہ مال و اسباب جو کفار سے دوران جنگ یا جنگ کے بعد مسلمانوں کے ہاتھ لگتا ہے۔ اس سورت میں اسلام اور کفر کی پہلی جنگ (غزوہ بدرا) کا تفصیلی تبصرہ موجود ہے۔

س ۲۔ سورہ الانفال کب اور کیاں نازل ہوئی؟

ج۔ سورہ الانفال کا نزول

سورہ الانفال سن 2 ہجری میں غزوہ بدرا کے فوراً بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

(لاہور بورڈ 2014ء)

س ۳۔ سورہ الانفال میں کس غزوہ کا ذکر ہے؟

ج۔ سورہ الانفال میں مذکور غزوہ

سورہ الانفال میں غزوہ بدرا کا ذکر ہے۔ یہ اسلام کی پہلی جنگ ہے جو سن ۲ھ میں مدینہ منورہ کے قریب میدان بدرا میں لڑی گئی۔

(لاہور بورڈ 2014ء)

س ۴۔ سورہ الانفال کی آیات اور رکوعات کی تعداد بیان کریں۔

ج۔ سورہ الانفال کی کل آیات اور رکوع

سورہ الانفال کی کل 75 آیات اور کل 10 رکوعات ہیں۔

س ۵۔ سورہ الانفال قرآن مجید میں کہاں واقع ہے؟

ج۔ سورہ الانفال کی قرآن مجید میں جگہ

یہ سورت مدنی ہے، قرآن مجید کے پارہ نمبر ۱۹ اور ۲۰ میں واقع ہے

(لاہور بورڈ 2014ء)

س ۶۔ سورہ الانفال میں الانفال یعنی مال غنیمت سے کیا مراد ہے؟

ج۔ الانفال سے مراد

الانفال "انفل" کی جمع ہے جس کے معنی "مال غنیمت" کے ہیں۔ مال غنیمت "وہ مال و اسباب جو کفار سے دوران جنگ یا جنگ کے بعد مسلمانوں کے ہاتھ لگتا ہے۔"

س ۷۔ سورہ الانفال کا نام اس کی کون سی آیت سے لیا گیا ہے؟

ج۔ سورہ الانفال کا نام

سورہ الانفال کا نام اس کی پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔

س ۸۔ غزوہ بدرا کب شیش آیا؟

ج۔ غزوہ بدرا

غزوہ بدر 17 رمضان 2 ہجری کو پیش آیا۔

س 9۔ پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد کیاں رکھی گئی؟

ج۔ پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد

پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد ” مدینہ“ میں رکھی گئی۔ اس کی بنیاد نبی اکرم ﷺ نے رکھی۔

س 10۔ تجارتی قافلے کی قیادت کون کر رہا تھا؟

ج۔ تجارتی قافلے کی قیادت

تجارتی قافلے کی قیادت ابوسفیان کر رہا تھا۔

س 11۔ جنگی لٹکر کی قیادت کون کر رہا تھا؟

ج۔ جنگی لٹکر کی قیادت

جنگی لٹکر کی قیادت ابو جہل کر رہا تھا۔

مشقی سوالات کے جوابات

س 12۔ سورہ الانفال میں مومنوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟ (گوجرانوالہ، 2008ء، 2010ء، لاہور بورڈ 2010ء)

ج۔ مومنوں کی صفات

سورہ الانفال میں مومنوں کی درج ذیل پانچ صفات بیان ہوئی ہیں:

۱۔ مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔

۲۔ جب اُخیں اس (اللہ) کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔

۳۔ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

۴۔ اور وہ جو نماز پڑھتے ہیں۔

۵۔ اور جو مالِ ہم (اللہ) نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

س 13۔ دو گروہوں سے کیا مراد ہے؟ (لاہور بورڈ 2005ء، 2008ء، 2009ء، 2014ء، 2015ء) (گوجرانوالہ، 2009ء، 2010ء، 2015ء)

ج۔ دو گروہوں سے مراد

سورہ الانفال میں درج ذیل دو گروہ بیان کیے گئے ہیں:

پہلا گروہ: قریش مکہ کا تجارتی قافلہ جس کی قیادت حضرت ابوسفیان کر رہے تھے اور یہ شام سے تجارت کر کے واپس آ رہا تھا۔

دوسرा گروہ: دوسرے گروہ ابو جہل کا تھا، جو حضور A اور مسلمانوں کا بدترین دشمن تھا۔ یہ ایک مسلح لٹکر کے ساتھ مکہ سے مدینہ پر حملہ آور ہونے کے لیے چل پڑا تھا۔

س 14۔ اخذی الطائفین سے کیا مراد ہے؟

ج۔ اخذی الطائفین سے مراد:

سورہ الانفال میں اخذی الطائفین سے مراد کفار کے دو گروہ ہیں جن میں سے کسی ایک کی فتح کا مسلمانوں سے وعدہ کیا گیا تھا۔ یہ دونوں گروہ

درج ذیل ہیں:

پہلا گروہ: قریش مکہ کا تجارتی قافلہ جس کی قیادت حضرت ابوسفیان کر رہے تھے اور یہ شام سے تجارت کر کے واپس آ رہا تھا۔

دوسرा گروہ: دوسرے گروہ ابو جہل کا تھا، جو حضور A اور مسلمانوں کا بدترین دشمن تھا۔ یہ ایک مسلح لٹکر کے ساتھ مکہ سے مدینہ پر حملہ آور ہونے کے لیے

چل پڑا تھا۔

(گوجرانوالہ بورڈ 2008ء)

س 15۔ مفہوم بیان کجھے۔ فَأَنْتُو اللَّهُ أَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنَكُمْ ۝

ج۔ ترجمہ: ”تو خدا سے ڈر اور آپس میں صلح رکھو۔“

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں اہل ایمان کو اللہ سے ڈرتے رہنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور ساتھ ہی مال غنیمت کی وجہ سے پیدا ہونے والے جھگڑے سے اجتناب کر کے آپس میں صلح رکھنے کا حکم دیا گیا۔ مومن کی پیچان اللہ تعالیٰ کے احکامات کی فرمانبرداری ہے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو مومن کہتا ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت بھی کرتا ہو۔ اس لئے یہاں یہ حکم بھی دیا جا رہا ہے کہ اگر یہ واقعی ایمان والے ہیں تو انہیں چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں۔

(گوجرانوالہ بورڈ 2008ء)

س 16۔ مفہوم بیان کجھے۔ وَإِذَا ثَلَثَتْ عَلَيْهِمْ أَيْنَهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا ۝

ج۔ ترجمہ: ”اور جب اُس کی آسمیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔“

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں مومنوں کی یہ صفت بیان کی جا رہی ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کے قرآن میں سے احکام پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ مکمل طور پر اس کی اطاعت کرتے ہیں جس سے ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان ایک ہی حالت پر نہیں رہتا بلکہ اللہ کی فرمانبرداری سے اس میں اضافہ اور اس کی نافرمانی سے اس میں کمی واقع ہوتی رہتی ہے۔

س 17۔ مفہوم بیان کجھے۔ وَأَطْبِعُوا اللَّهُؤَرْسُولَةَ إِنْ كَنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

ج۔ ترجمہ: ”اور اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا اور اس کے رسول ﷺ کے حکم پر چلو۔“

مفہوم:

آیت کے اس حصے میں اہل ایمان کو اللہ سے ڈرتے رہنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور ساتھ ہی مال غنیمت کی وجہ سے پیدا ہونے والے جھگڑے سے اجتناب کر کے آپس میں صلح رکھنے کا حکم دیا گیا۔ مومن کی پیچان اللہ تعالیٰ کے احکامات کی فرمانبرداری ہے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو مومن کہتا ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت بھی کرتا ہو۔ اس لئے یہاں یہ حکم بھی دیا جا رہا ہے کہ اگر یہ واقعی ایمان والے ہیں تو انہیں چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں۔

اضافی سوالات کے جوابات

س 18۔ ترجمہ کجھے: أَوْلَىكُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَفَّالَهُمْ دَرِجَتٌ عِنْدَرِهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرَزْقٌ كَرِيمٌ ۝ (لاہور بورڈ، 2008ء)

ج۔ ترجمہ: ”یہی سچے مومن ہیں، اور ان کے لیے پروردگار کے ہاں (بڑے بڑے) درجے اور بخشش اور عزت کی روزی ہے۔“

س 19۔ سورہ الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں پہلا اور دوسرا حکم لکھیں۔

ج۔ مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں پہلا اور دوسرا حکم

سورہ الانفال میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں درج ذیل احکامات نازل ہوئے ہیں:

پہلا حکم: مال غنیمت اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔

دوسرा حکم: مال غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہے جو رسول ﷺ کے قرابت داروں، ٹیموں، مجاہدوں اور مسافروں میں تقسیم ہو گا۔

نوٹ: مال غنیمت کے باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم ہو گے۔

س 20۔ اللہ تعالیٰ کو مسلمانوں کا ابو جہل کے لئکر سے ٹکراؤ کیوں منظور تھا؟

ج۔ ابو جہل کے لئکر سے ٹکراؤ

اللہ تعالیٰ کو مسلمانوں کا ابو جہل کے لئکر سے ٹکراؤ اس لیے منظور تھا کہ حق و باطل میں فرق واضح ہو جائے۔

س 21۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کس طرح مدد کی گئی؟
(گوجرانوالہ 2015ء)

ج۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی مدد

اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ مسلمانوں کی مدد کی تھی۔

س 22۔ جنگ بدر کیاں لڑی گئی اور کس نے جیتی؟

ج۔ جنگ بدر کا مقام

جنگ بدر مذینہ کے قریب ”میدان بدر“ میں کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان لڑی گئی اور اللہ کی نصرت سے یہ جنگ مسلمانوں نے جیتی۔

س 23۔ مومنین کے سامنے اللہ کا ذکر کرنے سے ان کی کیا کیفیت ہو جاتی ہے؟
(گوجرانوالہ، 2008ء)

ج۔ مومنین کی اللہ کے ذکر کے عوران کیفیت

قرآن مجید میں اس کیفیت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

”مُؤْمِنٌ تَوَدَّهُ ہُنَّ کَمَّنْ جَبَ اللَّهُ كَذَّكَرَ كَيْمَانًا جَاتَهُ توَانَ کَمَّ دَلَ ڈَرَجَاتَهُ ہُنَّ۔“

س 24۔ اللہ کی آیات کی تلاوت سے الی ایمان کا رد عمل کیا ہوتا ہے؟

ج۔ تلاوت قرآن پر الی ایمان کا رد عمل

قرآن مجید نے ان کے رد عمل کو اس طرح بیان کیا ہے:

”وَرَجَبَ أَنْتَنِی أَنْکَلِی آتَیتَنِی پُڑھَ كَرِنَانَی جَاتَی ہُنَّ توَانَ کَا ایمانَ اور بُڑھَ جَاتَہُ ہُنَّ۔“

س 25۔ سچے مومن کس طرح کے ہوتے ہیں؟

ج۔ سچے مومنوں کی بیچان

۱۔ مومن تو وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔

۲۔ جب انھیں اس (اللہ) کی آتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔

۳۔ اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

۴۔ اور وہ جو نماز پڑھتے ہیں۔

۵۔ اور جو مال ہم (اللہ) نے ان کو دیا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

س 26۔ ابوسفیان کے قافلے کی حالت مختصر بیان کریں۔

ج۔ ابوسفیان کا قافلہ

قریش مکہ نے اسلامی ریاست کے مکمل خاتمے کے لئے بھرپور تیاریاں شروع کر دیں۔ اردو گرد کے قبائل سے مسلمانوں کے خلاف معاهدات کئے گئے۔ اور

معاشی و سائل کی مضبوطی کے لئے تجارتی قافلہ ملک شام بھیجنے کا ارادہ کیا گیا۔ چنانچہ ابوسفیان کو اس قافلے کا سردار

مقرر کیا گیا۔

مکہ کی عورتوں نے اپنے زیورات تک کاروبار میں لگائے۔ اس قافلے میں اہل کملی بڑی دولت تھی، ایک ہزار اونٹ تھے جن پر کم از کم پچاس ہزار دینار کی مالیت کا ساز و سامان رکھا ہوا تھا اور حفاظت کے لئے صرف چالیس آدمی تھے۔

س 27۔ غزوہ بدر میں کمزور دل مسلمانوں کا کفار سے جنگ کرنے کے بارے میں کیا روایہ رہا؟
ج۔ کمزور دل مسلمانوں کا روایہ

جن مسلمانوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ایک عرصہ گزار اور اللہ کی مدد اور مجزات کا مشاہدہ کیا ان کا ایمان پختہ رہا مگر جلوگ نو مسلم تھے غزوہ بدر میں حالات کی گلی کو دیکھنے کے بعد ہمت ہار گئی۔ اللہ پاک نے ان کی کیفیت کچھ یوں بیان فرمائی: ”اور (اس وقت) مومنوں کی ایک جماعت ناخوش تھی، وہ لوگ حق بات میں اس کے ظاہر ہوئے پچھے تم سے جھکنے لگے۔ گویا موت کی طرف دھکیلے جاتے ہیں اور اسے دیکھ رہے ہیں۔“

س 28۔ غزوہ بدر میں مسلمان کس لشکر سے لڑنے گئے اور اللہ تعالیٰ کیا چاہتا تھا؟
ج۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کا مقصد

مسلمان مدینہ سے ابوسفیان کے تجارتی قافلہ پر قبضے کی غرض سے گئے مگر اس کو ان کی آمد کی خبر ہو گئی اور وہ فرار کا راستہ اختیار کر کے مکہ بھاگ نکلا۔ ساتھ ہی اس کے پیغام ملنے پر کفار مکہ کا ایک جنگی لشکر مدینہ کی طرف اوجہل کی قیادت میں روانہ ہو گیا۔ اللہ چاہتا تھا کہ مسلمان کمزور سے لڑنے کے بجائے طاقتور سے لڑ کر جیتیں۔ اللہ پاک نے اس بات کو یوں بیان فرمایا:

”اور تم چاہتے تھے کہ جو قافلہ بے شان و شوکت (یعنی بے تھیمار) ہے وہ تمہارے ہاتھ آجائے اور خدا چاہتا تھا کہ اپنے فرمان سے حق کو قائم رکھے اور جو کافروں کی جڑ کاٹ کر (چینک) دے۔“

س 29۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تعداد کی کیس طرح پوری کی؟
ج۔ مسلمانوں کی تعداد

اللہ پاک نے مسلمانوں کی تعداد کی کو پورا کرنے کے لئے لگاتار ایک ہزار فرشتے بھیجے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا کہ) (تلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے۔“

س 30۔ حضور ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر اللہ سے کیا دعا کی؟
ج۔ حضور ﷺ کی اللہ سے دعا

مسلمانوں کو میدان بدر میں شدید پریشانی اور آزمائش کا سامنا رہا۔ ان کی اس حالت کو دیکھ کر حضور ﷺ نے اللہ سے درخواست کی اور اللہ نے قبول فرمائی۔ ارشاد باری ہے:

”جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا کہ) (تلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے۔“

س 31۔ قلوب نہم اور ایشہ کے معانی کیسیں۔
ج۔ الفاظ کے معانی

فَلَوْبِهِمْ: أَنْ كَدْلِ
ایفہ: اُس کی آتیں

(اہر یورڈ 2016)

س 32۔ یساقوں اور یقَلِل کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

یساقوں: وہ ہائے جاتے ہیں یقَلِل: وہ کم کر کے دکھاتا ہے

س 33۔ یَتَوَكَّلُونَ اور یَنْفَعُونَ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

یَتَوَكَّلُونَ: وہ بھروس کرتے ہیں یَنْفَعُونَ: وہ خرچ کرتے ہیں

س 34۔ رِزْقُكَرِيمٍ اور يَحَادِلُونَ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

رِزْقُكَرِيمٍ: عزت کی روزی يَحَادِلُونَ: تم سے جھٹنے لگے

س 35۔ یَنْظَرُونَ اور تَوَذُّونَ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

یَنْظَرُونَ: وہ دیکھ رہے ہیں تَوَذُّونَ: تم چاہتے تھے

س 36۔ بِكَلِمَتِهِ اور الْفَجْرِ مِنْ مَنْ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

بِكَلِمَتِهِ: اپنے فرمان سے الْفَجْرِ مِنْ مَنْ: شرک

س 37۔ بَشْرَیٰ اور عَزِيزٌ حَكِيمٌ کے معانی لکھیں۔

ج۔ الفاظ کے معانی

بَشْرَیٰ: بشارت عَزِيزٌ حَكِيمٌ: غالب حکمت والا